السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا نفس مجھے کئی بار کسی برے کام کے کرنے یا بری بات کے کہنے پر اکساتا ہے لیکن اکثر اوقات میں ایسے برے قول وفعل سے باز رہتا ہوں تو کیا محض نفس کے اکسانے کی وجہ سے میں گناہ گار ہوں گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کسی انسان کا نفس اسے کسی حرام کام پر اکسائے خواہ اس کا تعلق کسی واجب کے ترک یا حرام فعل کے ارتکاب سے ہو اور پھر وہ اس نفسیاتی خواہش کو ترک کرتے ہوئے واجب کو ادا کرے اور حرام کو ترک کر دے تو اسے اجر وثواب ملے گا کیونکہ اسنے حرام فعل کے ارتکاب کو اللہ تعالی کے لیے ترک کیا ہے ۔ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور پھر اسے عملی جامہ نہ پہنائے تو اس کے لیے ایک مکمل نیکی لکھ دی جاتی ہے ، کیونکہ اس نے اس برائی کو اللہ عزوجل کے لیے ترک کیا ہے ۔ یہاں اس مسئلہ کی قدرے تفصیل بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی حرام کو ترک کرے تو کیا اسے اجر ملے گا یا نہیں ؟ جو شخص کسی حرام کام کو ترک کرتا ہے تو وہ تین حالات میں سے کسی ایک سے خالی نہیں ہوتاہ :

1 ۔ اس لیے ترک کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے تمام اسباب کو تو اختبار کرتا ہے مگر اسے سر انجام دینے سے عاجز و قاصر رہتا ہے تو ایسے شخص کو گناہ ہو گا کیونکہ حضرت ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرما رہے تھے :

«إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ : «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ»

(صحیح البخاري ، الایمان باب وان طائفتان من امؤمنین اقتتلوا---الخ ح : 31 و صحیح مسلم ، الفتن ، باب اذا تواجہ المسلمان بسیفھما ، ح : 2888)

’’جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ اپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم رسید ہوں گے ۔ میں نے عرض کیا : یارسول اللہ ﷺ یہ قاتل (تو ضرور جہنمی) ہے ، مگر مقتول کیوں جہنمی ہو گا ؟ آپ نے فرمایا : اس لیے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل کا حریص تھا ۔ ‘‘

2 ۔ اللہ تعالی کے ڈر اور خوف کی وجہ سے اسے ترک کرتا ہے تو اسے ایک مکمل نیکی کا ثواب ملے گا کیونکہ اس نے حرام کام کو محض اللہ تعالی کے لیے ترک کیا ہوتا ہے ۔

3 ۔ اس نے حرام کام کو اس لیے ترک کیا کہ بعد میں اس کے کرنے کا خیال ہی نہ آیا اور اسے اس نے کوئی اہمیت ہی نہ دی تو اسے نہ ثواب ملے گا اور نہ کوئی گناہ ہو گا ۔

4 ۔ اس سلسلہ میں ایک چوتھی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حرام کام اس نے عاجز و قاصر ہونے کی وجہ سے ترک یا اور پھر اس کے لیے ضرور اسباب و وسائل کو بھی استعمال نہ کیا ۔ البتہ اس کام کے کرنے کی اس نیت ضرور تھی تو اسے نیت کے مطابق گناہ ہو گا ، البتہ یہ اس شخص کی طرح نہیں ہے ، جس نے اسباب و وسائل کو تو اختیار کیا ، مگر اس حرام کا ارتکاب اس کے لیے ممکن نہ ہوا یعنی کم تر درجے کا گناہ گار ہو گا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص535

محدث فتویٰ